نقش آغاز

الحمد للہ کہ ماہنامہ الحق سن ہجری کے نئے سال ۱۴۰۲ھ سے اپنی حیات فانی کے اٹھارویں سال میں قدم رکھ کر دعوت الی اللہ اور اشاعت حق کے جادۂ مستقیم پر گامزن ہو رہا ہے۔ سترہ سال ایک طویل سفر ہے جو محض خداوند قدوس کے بے پایاں لطف و کرم سے طے ہوا اس کے آغاز سفر میں نہ وسائل تھے نہ اسباب۔ راقم الحروف جیسا علم و فکر کی ہر صلاحیت سے محروم اور عمل و سعی کی ہر پونجی سے تہی دامن ایک بے بضاعت انسان یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ الحق کی شکل میں فروغ حق کا یہ بے سر و سامان راہرو اپنا سفر اتنا عرصہ جاری رکھ سکے گا۔ کہ کسی بضاعۃ مزجاۃ سے بھی توشہ دان خالی اور علم و عمل کی ہر قوت مفقود تھی۔ مگر اس کارساز کریم کے قربان جائیے کہ دین کے کاموں کا وہی محافظ، اسباب خیر کا وہی موفق۔ مہمات امور کے لئے وہی کافی اور وافی ہے ہر لحظہ اس کی دستگیری، ہر دم اسی کی رہبری اور اعانت کے بغیر زندگی کا کوئی شمہ بھی قائم اور باقی نہیں رہ سکتا تو "الحق" کا یہ قندیل باطل کے طوفانوں، الحاد کے منجدھاروں اور ظلم و عدوان کے تھپیڑوں میں کیسے روشن رہ سکتا تھا۔ پس حمد و سپاس اور شکر و ثنا کا سزاوار بھی اس کٹھن سفر اور توفیق خیر پر اگر ہے تو وہی ذات یکتا احد صمد لم یلد ولم یولد ہے کہ اس کے روشن چہرے سے ساری کائنات جگمگا رہی ہے۔ اس کی نظر کرم سے یہ سارا ہنگامہ ہاؤ ہو بپا اور اسی کی توجہ سے کائنات ہست و بود کی یہ ساری رونقیں ہیں کہ وہی حی و قیوم ہے اور باقی سب ہیچ و فانی۔ اس کی ذات اور کائنات کی جو چیز اس سے وابستہ ہے صرف وہی حق ہے۔ باقی سب باطل، فانی اور زوال پذیر ہے

الا کل شیئ ما خلا اللہ باطل

وکل نعیم لامحالۃ زائل

پس ساری ستائشوں اور تعریفوں کا حقدار بھی وہی اور صرف وہی ہے

لک الحمد والنعماء والفضل ربنا

فلا شیئ اعلیٰ منک حمداً ولا مجداً

عبد کا کام یہی ہے کہ اپنے عمل کا ہر قدم، زبان کی ہر حرکت، قلم کی ہر جنبش، دل کی ہر لرزش اور دماغ کی ہر انگڑائی صرف اور صرف اسی کے لئے مخصوص کر دے۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یہی کامل اور مکمل غلاموں (ابراہیم و محمد علیہم الصلوٰۃ والتسلیم) کا شیوۂ حیات رہا ہے اور ملت ابراہیمی کے سچے نام لیواؤں کا شعار ہے۔ تو یہی کہ۔ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین۔